شیخ راحیل احمد (مرحوم) اوران کا مشن

تمام تعریفیں اس خدائے وحدہٗ لاشریک کے لئے جو اپنی ذات وصفت میں بے مثال ہے وہ سب کا خالق، پیدا کرنے والا، شرک سے لم یلد ولم یولد ہے۔اس کی صفات نقص سے پاک ہیں وہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت ورسوائی دے سب کچھ اسی کی ہاتھ میں ہے اسے طرح عزت وذلت کی موت بھی اس کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہتا ہے بڑی عزت وشان کے ساتھ اپنے پاس بلاتا ہے اور کسی کی موت کو عبرت کا نشان بنا دیتا ہے۔ہمیں ہر وقت اپنے لئے اور اپنے تمام مسلمان بھائیوں کے لئے عزت کے ساتھ بلاوے کی دعا کرنی چاہئے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان پر موت نصیب فرمادے۔(آمین)

میں اس مضمون کی ابتدا سے پہلے اپنے پروردگار کا شکر گزار ہوں جس نے مجھ ناچیز کو مہلت دی کہ میں شیخ راحیل احمد (مرحوم) کی ذات گرامی پر اپنا دوسرا مضمون تحریر کرسکوں جو کہ ان کی زندگی پر مزید چند اوراق آپ لوگوں کے سامنے پیش کرسکوں

شیخ راحیل احمد (مرحوم) کا شماران لوگوں میں ہوتا ہے جن کے جانے کے بعد ان کی کمی کا شدید ترین احساس ایک لمبے عرصے تک محسوس کیا جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے اہل وعیال اور دوست احباب کے دلوں کے اندر اپنی محبت، چاہت اور قربت کا ایک ایسا جال بچھا رکھا تھا جس کو توڑنے کے لئے کافی وقت درکار رہوگا یا شاید ممکن نہ ہوگا۔ایک خلاء ہے جو شاید پر ہو سکے اور میرے نزدیک ایک سحر ہے جو کہ ٹوٹتا ہی نہیں۔

جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا کہ عزت وذلت کی موت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور میرے نزدیک وہ لوگ بہت خوش قسمت ہوتے ہیں جو اپنی آخرت کا سفر نہایت عزت اور وقار کے ساتھ کر جاتے ہیں یہ ایک طرح کا پروردگار کا ان کے اوپر احسان عظیم ہے۔میرے نزدیک شیخ راحیل احمد (مرحوم) ان خوش قسمت لوگوں میں سے تھے جن پر وفات کے بعد پروردگار نے اپنا کرم کیا اور نہایت عزت کی موت عطا فرمائی اور یہ چیز ان قادیانی حضرات کے لئے لمحہ فکریہ ہے کیونکہ کہ ان لوگوں کے نزدیک شیخ صاحب (مرحوم) کی بیماری بھی مرزا غلام احمد سے عداوت کا نتیجہ تھی اور اللہ تعالیٰ (نعوذ باللہ) ان کو مذہب تبدیل کرنے کی پاداش میں سزا دے رہے تھے۔

مگر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جمعۃ المبارک کے دن کی موت نے ان کے منہ پر تالے لگا دیئے ہیں اور رب کریم کے فضل وکرم سے جرمنی کے ایک دیہات میں جہاں نزدیک نزدیک مسلمانوں کے دو چار گھر ہیں وہاں پر ان کے جنازے میں 300/400 لوگوں نے شرکت کی جس پر گھر والے بھی حیران ہوگئے۔ان کی وفات کے 2/3 دن کے بعد ایک قابل احترام شخص نے وہاں ان کے گھر میں جہاں پر کئی دوسرے لوگ بھی موجود تھے اپنا خواب سنایا وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ شیخ صاحب (مرحوم) کافی سارے لوگوں کے ساتھ کہیں تشریف لے جا رہے ہیں میں نے پوچھا کہ شیخ صاحب کس طرف تشریف لے جا رہے ہیں تو میرا ہاتھ پکڑ کر فرمانے لگے کہ وہ دیکھو سامنے جنت کا دروازہ ہے ہم سب وہیں جا رہے ہیں چلو آپ بھی ساتھ چلو۔شیخ صاحب کے ڈاکٹرز اور نرسوں کا کہنا ہے کہ شیخ صاحب (مرحوم) اپنی زندگی کی آخری رات خود بخود کسی نے کسی طرح اُٹھے حالانکہ اس حالت میں خود اُٹھ کر چلنا ان کے لئے تقریباً ناممکن تھا اور خود ہی پوری کوشش کر کے اور پھر اپنے بستر پر دونوں ہاتھ سینے پر باندھ کر بیٹھ گئے میرا یقین ہے کہ وہ ضرور عبادت میں مشغول ہوئے ہوں گے۔ڈاکٹرز کے مطابق صبح تقریباً 9 بجے ان کی طبیعت اچانک بگڑ گئی اور انہیں Emergency میں لے جایا گیا مگر ان کی طبیعت اس قدر خراب نہ تھی کہ وہ سمجھے کہ ان کا آخری وقت آن پہنچا ہے اور پھر ان کے کہنے پر ڈاکٹرز

نے اسی وقت گھر پر بھی ان کی طبیعت کی خرابی کی اطلاع دی مگر ساتھ یہ بھی کہا کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے مگر قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ یہ جمعة المبارک کی بابرکت صبح تھی۔شیخ صاحب کو دل کی دورے کی شکایت ہوئی اور بغیر کسے دیر کے وہ صبح 10 بجکر 45 منٹ پر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ڈاکٹرز کے مطابق آخری وقت میں اُنہوں نے ہاتھ کے اشارے سے ان کو پیچھے ہٹنے کو کہا اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ ان کو کسی بھی طرح مصنوعی طریقے سے زندہ رکھنے کی کوشش کی جائے یہی بات وہ پہلے ان کو لکھ کر بھی دے چکے تھے۔

ڈاکٹر کے مطابق ان کو جب دل کا دورہ پڑا تو ان کو اتنا بھی موقع نہ مل سکا کہ وہ ان کے لئے کچھ کر پاتے یا ان کو Electric Shock دیا جا سکتا۔لیکن اس دوران اُنہوں نے شیخ صاحب (مرحوم) کے چہرے پر کسے گھبراہٹ کے آثار نہ دیکھے۔شیخ صاحب کی جمعہ مبارک کو وفات بھی ان پر خدائے برزگ وبرتر کا بہت بڑا احسان ہے اور یہ بہت بڑی حقیقت ہے کہ شیخ صاحب (مرحوم) اپنے ان آخری دنوں میں ہمیشہ کی طرح بڑے صبر و تحمل سے رہے اور ہمیں کسی بھی طرح احساس نہ ہونے دیا کہ وہ چند دنوں کے مہمان ہیں۔ بیشک اس وقت ان کے گھر والوں کے لئے ان کی تجہیز و تکفین کا بڑا مسئلہ تھا کیونکہ یورپ جیسے ملک اور خاص طور پر جرمنی کے ایک دیہات میں جہاں کسی کو ان چیزوں کا علم نہ تھا مزید براں جرمنی میں رہتے ہوئے اُنہیں ان اصولوں اور طور طریقوں کا بالکل علم نہ تھا مگر خدا و بزرگ و برتر کا احسان کہ اس نے خود سے ایسے لوگ بھیج دیئے جس سے ان کے آخری سفر میں آنے والی تمام پریشانیاں خود بخود دور ہوتی گئیں اور بالآخر Elsdorf جرمنی کے ایک مقامی قبرستان میں مسلمانوں کے لئے مختص مخصوص گوشہ میں بروز منگل (19May2009) ہمیشہ کے لئے ابدی نیند سو گئے۔

باوجود اس کے ان کی رہائش ایک ایسے گاؤں میں تھی جہاں قریب قریب میں گنتی کے چند گھر ہی مسلمانوں کے ہیں مگر ان کے جنازہ میں ماشاءاللہ 300/400 کے درمیان لوگوں نے شرکت کی جرمنی بلجیم لندن اور دوسرے علاقوں سے لوگوں نے شرکت فرمائی اور عالمی مبلغ ختم نبوت حضرت عبدالرحمٰن باوا خصوصی طور پر لندن سے جرمنی ان کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے تشریف لے گئے۔ان کے جانے کے بعد ان کے اہل وعیال کا غم میں ہونا ایک فطری سی بات ہے ہر وقت، ہر گھڑی ان کا چہرہ آنکھوں کے سامنے گھوم جاتا ہے گھر میں ان کی مخصوص کرسی اپنی جگہ پر اداس نظر آتی ہے ہر ایک چیز میں ہر ایک موقع پر ان کی یاد ستاتی ہے مگر ہم سب اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ شیخ صاحب (مرحوم) ایک عزت کی زندگی گزار کر عزت کے ساتھ اس فانی دنیا سے رخصت ہو گئے۔

شیخ صاحب کی ذات کا وطیرہ تھا کہ وہ ہمیشہ دوسروں کو بہت زیادہ محبت شفقت اور خلوص سے ملتے اور خاص طور پر اپنے اہل و وعیال کے ہر ایک شخص کے دل پر اپنی محبت اور پیار کی وجہ سے حکمرانی کرتے تھے۔شیخ صاحب (مرحوم) اس دنیا میں اپنے حساب و کتاب کے لحاظ سے 6 سال کی زندگی گزار کر گیے ہیں کیونکہ 2003ء میں اُنہوں نے اسلام قبول کیا اور ہم تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ جو شخص مسلمان ہوتا ہے تو پھر پچھلی زندگی کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں مگر نیکیاں اللہ پاک ضائع نہیں کرتے۔یوں 2003ء سے 2009ء تک کا 6 سالہ سفر اور ان کی زندگی کے اوراق کا بڑی آسانی سے مطالعہ کیا جا سکتا ہے اور الحمداللہ اس عرصے میں شیخ صاحب (مرحوم) مکمل طور پر پوری دل جمعی سے ختم نبوت کے ساتھ وابستہ رہے اور دن رات اس کے لئے کام کیا یہی وجہ یہ کہ اللہ پاک نے ان پر خاصہ کرم کیا اور مجھے امید بھی ہے اور دعا بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو وہ تمام درجات عطا فرمائے جس کا وعدہ جس نے اپنے پیارے بندوں کے لئے کر رکھا ہے۔

جہاں تک ان کی ذات کے خلاف قادیانی پراپیگنڈے کا تعلق ہے تو اس کا جواب اُنہیں خود بخود مل چکا ہے اور وہ اگر مزید سمجھنا چاہیں تو ہم سب گھر والے حاضر ہیں ان کے کسی بھی سوال کا جواب دینے کے لئے۔اس مضمون کے ذریعے میری تمام قادیانیوں سے گذارش ہے جو یہ مضمون پڑھ رہے ہوں اور خصوصی طور پر ان قادیانیوں سے جو کہ شیخ صاحب (مرحوم) اور دوسرے ان تمام خوش نصیب لوگوں کی زندگیوں میں خوشگوار تبدیلیوں اور ان کے مضامین کو پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش کریں ہوسکتا ہے اللہ پاک آپ کو ہدایت فرما کر آپ کا نام خوش قسمت لوگوں میں شامل کر دیں اور اسی مضمون

کے ذریعے شیخ راحیل احمد (مرحوم) اوران کی طرح دوسرے تمام خوش نصیب لوگوں کوجن کواللہ پاک نے ہدایت فرمائی میں زبردست خراج عقیدت پیش کرنا چاہتا ہوں اورساتھ ہی ساتھ تمام ان مسلمانوں سے جوکہ قادیانیت کے بارے کی جستجو میں لگے ہوئے ہیں اورخصوصی طورپرتمام قادیانیوں کووہ ضرورشیخ صاحب (مرحوم) کے مضامین کا مطالعہ کریں جن میں اُنہوں نے قادیانیت تحریک کی اصل حقیقت اوراصلی چہرہ کو ہمارے سامنے بےنقاب کیا ہے۔ان کی تحریروں میں آپ کوسچائی کے عنصر کے ساتھ ساتھ ٹھوس دلائل مرزا صاحب کی تحریروں کا قرآن وسنت کی روشنی میں تجزیہ،مرزا صاحب اور قادیانیت کی حقیقت اوروہ مشاہدات ملیں گے جن کے بعد آپ کے ذہن میں قادیانیت کا حقیقی معنوں میں تصورابھرکرسامنے آجائے گا۔شیخ صاحب (مرحوم) نے واضح طورپرمرزامسروراحمد کے نام ایک کھلے خط میں فرمایا تھا کہ نہ تو میں آپ کا دشمن ہوں نہ ہی جماعت کا بلکہ میں آپ لوگوں کا اللہ کی خاطرہمدرداورمخلص ہوں میں صرف مرزاغلام احمد کے ان خیال وعقائد سے جوکہ اسلام کی اصل تعلیم کے خلاف ہیں اختلاف کرتا ہوں اورآپ سب لوگوں کوکفریہ اورتوہین رسول پاک ﷺ سے بچانا چاہتا ہوں۔

اس خط میں اوراپنے دوسرے مضامین میں شیخ صاحب نے مرزا صاحب کی تمام تحریروں کوبطورنمونہ پیش کر کے یہ ثابت کیا کہ مرزا صاب کی تمام تحریریں اورکلام متناقص اورموقع پرستانہ دھوکہ دینے والا کلام ہےاورفرمایا کہ قادیانیوں کو چاہئے کہ وہ ہوش کے ناخن لیں اورسمجھیں کہ کن کے ہاتھوں میں اپنا ایمان،مال ودولت،وقت،عزت وآبرہ،اولاداورخودکوگروی رکھا ہواہےاوروہ بھی کس چیز کے بدلے میں نہیں،دنیا تو تمہاری انہوں نے چھین لی آخرت کے نام پراوراتنے واضح جھوٹوں کے بعد پھربھی آنکھیں نہ کھولوگےتو آخرت بھی تمہاری نہ رہے گی۔یہ مذہب تمہارے اوراللہ کے رسول ﷺ کے درمیان ایک تاریک پردے کی طرح حائل ہےاس پردے کوہٹاؤگےتو نورخدا کا جلوہ دیکھ سکوگے۔(ماشاءاللہ)

میری بھی تمام قادیانیوں سے یہی گذارش ہے کہ وہ شیخ صاحب (مرحوم) جوکہ کبھی آپ لوگوں میں تھےاورایک زندگی کا بہت بڑاعرصہ انہوں نے آپ میں گزاراان کے پیغام جوصرف اورصرف خلوص دل اورخلوص نیت سے آپ لوگوں کے لئے ہیں اس کو پڑھنے اورسمجھنے کی کوشش کریں اور خدارااس اندھیرنگری سےنکل اسلام کی سچی اورابدی روشنی میں اپنے آپ کولاکرحضور پاک کی شفاعت سے بہرہ مند ہونے کی سعادت حاصل کرے ورنہ یہ جماعت جوآپ کی دنیا تو تاریک کرچکی ہے آپ کی آخرت بھی تاریک کردے گی۔

میں آخرمیں اپنے تمام مسلمان بھائیوں سے یہ التجا کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ہم سب کا فرض بنتا ہے کہ اس گمراہ تحریک کے خلاف عملی طورپر کوشش کریں اورجولوگ جواس مشن میں پہلے سے شامل ہیں ن کے ساتھ ہرقسم کا بھرپورتعاون کریں خاص طورپرلندن میں مولانا سہیل باوااصاحب اوران کے والدمحترم عالمی مبلغ ختم نبوت عبدالرحمٰن باواصاحب جوکہ ایک عرصہ سے ختم نبوت کی باگ دوڑسنبھالے ہوئے ہیں اورقادیانیوں کے خلاف نبردآزماہیں ہمیں ہرصورت میں ان کا ساتھ دینا چاہئے اورجس طرح کی مدد ہوسکےان کی کرنی چاہیے تاکہ اللہ تعالیٰ اس مشن میں ان کواورہم سب کو مزید کامیاب کرے۔(آمین)

ہماری یہ مدد ہمارامشن کے اندرشامل ہونا اورجس طرح ہماری استطاعت ہے اس لحاظ سے ختم نبوت کی تحریک میں عملی مظاہرہ نہ صرف اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول پاک ﷺ کی خوشنودی حاصل کرنے کا سبب بنے گا بلکہ ہم جھوٹی نبوت کی دعویدارتنظیم کوجڑسے اکھاڑپھینکنے میں ان تمام علماء کی مددکریں گے۔ہم سب کو چاہیے کہ عملی طورپراپنے ختم نبوت کے مجاہدین کے ہاتھ مضبوط سے مضبوط کریں اورشیخ راحیل احمد (مرحوم) اوران جیسے دوسرے مجاہدین جواب اس دنیا میں نہیں رہےان کے مشن کوآگے بڑھائیں انشاءاللہ کامیابی ہمارے قدم چومے گی اورہم حضور ﷺ کے سامنے سرخرو ہوں گے۔میں آخرمیں ان تمام حضرات کا اوربہنوں اورماؤں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے ہمارے (مرحوم) ابوجان کی مغفرت کے لئے للہ تعالیٰ ان کوجزائے خیرعطافرمائے۔(آمین)

(ذوالفقارعلی لندن)